330

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

قادیان — روزنامہ

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۔۔۔

جلد ۲۵ | ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳۱ اگست ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۰۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق بذریعہ تار ڈلہوزی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور مع خدام بخیریت پہونچ گئے ہیں :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

قریباً ایک ماہ کے سخت امساک کے بعد آج کسی قدر بارش ہوئی :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ کی تائید میں فرشتوں کی افواج نازل کیجاتی ہیں

"ملائکہ اور روح القدس کا تنزل یعنے آسمان سے اُترنا اسی وقت ہوتا ہے ۔ جب ایک عظیم الشان آدمی خلعت خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پاکر زمین پر نزول فرماتا ہے روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے ۔ اور جو اس کے ساتھ ملائکہ ہیں ۔ وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں ۔ تب دنیا میں جہاں جہاں جوہر قابل پائے جاتے ہیں سب پر اس نور کا پرتوہ پڑتا ہے اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے اور فرشتوں کی پاک تاثیر سے خودبخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق جوئی کی ایک روح پھونک دیجاتی ہے ۔ اور کمزوروں کو طاقت عطا کی جاتی ہے ۔ اور ہر طرف ایسی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے ۔ کہ جو اس مصلح کے مدعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے ۔ ایک پوشیدہ ہاتھ کی تحریک سے خودبخود لوگ صلاحیت کی طرف کھسکتے چلے آتے ہیں ۔ اور قوموں میں ایک جنبش سی شروع ہو جاتی ہے ۔ تب ناسمجھ لوگ گمان کرتے ہیں ۔ کہ دنیا کے خیالات نے خودبخود راستی کی طرف پلٹا کھایا ہے ۔ لیکن درحقیقت یہ کام ان فرشتوں کا ہوتا ہے ۔ کہ جو خلیفۃ اللہ کے ساتھ آسمان سے اُترتے ہیں ۔ اور حق کے قبول کرنے اور سمجھنے کے لئے غیر معمولی طاقتیں بخشتے ہیں ۔ سوئے ہوئے لوگوں کو جگا دیتے ہیں ۔ اور مستوں کو ہوشیار کرتے ہیں ۔ اور بہروں کے کان کھولتے ہیں اور مردوں میں زندگی کی روح پھونکتے ہیں ۔ اور ان کو جو قبروں میں ہیں ۔ باہر نکال لاتے ہیں ۔ تب لوگ یکدفعہ آنکھیں کھولنے لگتے ہیں ۔ اور ان کے دلوں پر وہ باتیں کھلنے لگتی ہیں ۔ جو پہلے مخفی تھیں ۔ اور درحقیقت یہ فرشتے اس خلیفۃ اللہ سے الگ نہیں ہوتے ۔ اسی کے چہرہ کا نور اور اسی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ ستمبر کے پہلے پیر کا روزہ اور دعا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ماہ ستمبر کا پہلا پیر ۶ ستمبر کو ہوگا۔ جبکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت تمام احمدیوں کو روزہ رکھنا چاہیئے۔ اور ان مشکلات کے ازالہ کے لئے جو سلسلہ احمدیہ کی ترقی کی راہ میں حائل ہیں دعائیں مانگنی چاہئیں بالخصوص یہ دعا نہائت تضرع اور ابتہال کے ساتھ مانگی جائے۔ کہ اللّٰھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذ بک من شرورھم۔ یعنے اے خدا ہم دشمنوں کی گردنوں پر تیرے ہی ہتھیار چلانا چاہتے ہیں۔ اور ان کے شرور اور فتن سے تیری ہی حفاظت چاہتے ہیں ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۹ اگست ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؛

۱۰۴۴	فیروز خان صاحب برما	۱۰۴۹	لال دین صاحب ضلع گورداسپور
۱۰۴۵	عبدالرشید صاحب ضلع لاہور	۱۰۵۰	صغرےٰ صاحبہ " "
۱۰۴۶	محمد انور صاحب سرگودہا	۱۰۵۱	السید انور افندی محمد عسلی الارناؤط دمشق
۱۰۴۷	میاں احمد صاحب بلوچستان		
۱۰۴۸	پیرانداتا صاحب ضلع گجرات		

اخبار احمدیہ

تمغہ تاج پوشی لفٹنٹ محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے جنہوں نے ابتدائی تعلیم قادیان ہائی سکول میں پائی۔ اور آجکل پٹنہ کالج میں پروفیسر ہیں۔ ان کو تمغہ تاج پوشی عنائت ہوا ہے۔ خاکسار اختر علی بھاگلپور

درخواستہائے دعا (۱) محمد بخش صاحب تار بابو کا چھوٹا بچہ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دُعا کریں۔ خاکسار میر قاسم علی قادیان (۲) خاکسار ریجارجنہ کارجنگل نور ہسپتال میں عرصہ سے بیمار ہے۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے مجھے پہلے سے آرام ہے۔ احباب سے مکمل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار حکیم محمد فیروز الدین قریشی قادیان (۳) میری والدہ صاحبہ کے پاؤں کا اپریشن ۲۸/۸/۳۷ کو نور ہسپتال قادیان میں ہوا۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار خواجہ عبدالرحمٰن کلرک دفتر مینجر الفضل قادیان (۴) خان صاحب عبدالعلیم صاحب ریٹائرڈ چیف سینٹری انسپکٹر کی آنکھوں کی بینائی ضائع ہوگئی ہے۔ نیز آپکی بڑی بہو بعارضہ دق بیمار ہے مخلصین جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے دعا ہائے صحت کی جائے۔ خاکسار الہدین شاہد روی از بنارس (۵) میری چھوٹی لڑکی بخار اور پیچش سے بہت بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے خاکسار غلام علی چک لالہ (۶) میں بوجہ بخار بہت سخت تکلیف میں ہوں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار مستری عبدالعزیز از کلاسوالہ (۷) میری مبلغ گیارہ صد روپیہ کی چوری ہوگئی ہے۔ جس کا سراغ تاحال نہیں ملا۔ احباب تلافی نقصان کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار احمد الدین جلہ ضلع ملتان (۸) مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مقامی واعظ کو اب خدا تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ احباب کلی صحت کے لئے دعا فرمائیں

ولادت (۱) شیخ محمد اسحاق صاحب کلرک چیف اکاؤنٹس آفس لاہور کے ہاں ۱۰ اگست کو لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے صادقہ بیگم نام تجویز فرمایا ہے۔ خاکسار محمد مطیع اللہ قادیان (۲) میرے گھر ۱۶ اگست لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حلیمہ نام تجویز فرمایا ہے۔ خاکسار محمد اسمٰعیل ولد محمد اکبر صاحب مرحوم قادیان

میاں عزیز احمد کا مقدمہ

میاں عزیز احمد کا مقدمہ ۲۸ اگست سشن جج صاحب بہادر گورداسپور کی عدالت میں پیش ہوا۔ جس میں استغاثہ کے گواہوں کے بیانات ہوئے اور سماعت ۳۰ اگست پر ملتوی ہوئی۔ ملزم کی طرف سے رائے بہادر چوہدری دیوان چند سینی ایڈووکیٹ گورداسپور نے پیروی کی ؛

محمودِ حق پر طعنہ زنی کا انجام

از ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

اک داستانِ عہدِ گزشتہ ہے طور کی — ہر دل پہ پڑ رہی ہے جھلک تیرے نور کی
تاکیدِ ضبطِ عشق ہے ہر روز نت نئی — بنتی نہیں ہے بات دلِ ناصبور کی
دو چار ہاتھ چل کے ابھی تھک کے رہ گئے — اے دل! ہے صبر شرط کہ منزل ہے دور کی
محمودِ حق پہ طعن! زباں اپنی تھام لے!! — اے شیخ! بات کر کوئی عقل و شعور کی
"ممسوح" جسکو حق نے کیا "اپنے" ہاتھ سے — اور صاف کہہ دیا تھا کہ آمد ہے نور کی
وہ جس کے ہر عمل پہ ملائک کو رشک ہے — اللہ نے نواز ا۔ بدی اس سے دور کی
وہ جس کی ذات ہے ہمیں سرمایۂ حیات — جس کا ظہور "خبر تھی حق کے ظہور کی
وہ جس نے ہم کو جامۂ عشقِ خدا دیا — اور چاک چاک کردی ردا کفر و زور کی
وہ جس کے نفخِ قدس نے مُردے جلادیئے — ہے جس سے زندگی "براہیم طیور" کی
ہے جس کی ذات جاذبِ فضلِ خدائے پاک — رحمت ہے اس پہ ہر گھڑی ربِّ غفور کی
وہ جس نے ہمکو جامِ مئے عشقِ حق دیا — دُنیا میں چاشنی دی "شرابِ طہور" کی
اس ذاتِ حق شناس پہ طعنہ زنی! ہتم — غیرت کرے گی کام خدائے غیور کی

محمودِ حق کا کچھ نہیں بگڑا۔ مگر اے شیخ!
تُو نے خراب عاقبت اپنی ضرور کی

331

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

ریاست جموں کے ہندوؤں کی شورش اور مسلمان

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ وُہی ریاست جموں وکشمیر جہاں تھوڑا ہی قبل کشمیر کے مفلوک الحال۔ بے سرو سامان اور نہتے مسلمانوں کے ان مجموں پر جو اپنے جائز حقوق طلب کرنے کے لئے اور اپنی حالت زار حکومت کے سامنے پیش کرنے کے لئے کرتے تھے۔ گولیاں برسائی جاتیں۔ اور انسانی خون سے زمین کو سینچا جاتا۔ وہاں اب جبکہ ریاست کے عدل وانصاف کے ایک نہایت ہی معمولی اور نہایت نامکمل سے واقعہ پر ہندوؤں نے کئی روز سے شورش برپا کر رکھی ہے۔ ریاست قیام امن اور احترام قانون کا وُہ طریق کلیتہً بھول چکی ہے۔ جو مسلمانوں کے معاملہ میں اس کے پیش نظر رہتا تھا۔ حالانکہ اِس وقت تک شورش پسند ہندو ان حرکات کی نسبت جن کا الزام رکھ کر مسلمانوں کو بندوقوں کا نشانہ بنایا جاتا۔ بہت زیادہ کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ ہائی کورٹ مُردہ باد اور جج صاحبان کے نام لے لے کر ان کی تحقیر کے نعرے لگانے۔ اور سیاپے کرنے تو معمولی بات ہے کھلم کھلا دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ پولیس پر پتھروں کی بارش کی جاتی ہے صرف ایک موقعہ پر دو درجن کانسٹبل اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مجروح ہوتے ہیں۔ ہندو عورتیں اس لئے کھلی دوکانیں لوٹ لیتی ہیں۔ کہ ہڑتال میں کیوں شامل نہیں۔ لیکن ان سب حرکات کے مقابلہ میں اس وقت تک جو سب سے زبردست کارروائی کی جارہی ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ پولیس لاٹھی چارج کے ذریعہ مجمع منتشر کر دیتی ہے۔ یا چند ایک افراد کو گرفتار کر کے جیل میں لے جاتی ہے :۔

ایک طرف تو یہ حالت ہے۔ اور دوسری طرف اس قسم کے بیانات بھی اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ کہ بعض ہندو پولیس افسر اس شورش کے رُوح رواں بنکر شورش پسندوں کی امداد کرتے رہے ہیں۔ جنہیں حکام بالا نے جموں سے تبدیل کر دیا ہے۔ اور ان کے خلاف کارروائی کرنے کی بھی افواہ ہے۔ اس سے جہاں یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ریاست کے ہندو سرکاری عنصر میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے۔ جسے نہ صرف شورش پسندوں سے ہمدردی ہے۔ بلکہ وُہ ان کا حامی اور مددگار رہا ہے :۔

اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ شورش روز بروز بڑھتی جارہی ہے۔ اور ریاستی حکومت جس قدر نرمی کر رہی ہے۔ شورش پسند اتنے ہی زیادہ سخت ہوتے جا رہے ہیں۔ اور اس شورش کو ریاست کے دوسرے مقامات میں بھی پھیلایا جا رہا ہے۔ اور ان دنوں مہاراجہ صاحب بہادر کے ولائت سے تشریف لانے پر شورش میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ہم حکومتِ کشمیر کے اس حوصلہ اور تحمل کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جو اس وقت تک اس نے شورش پسندوں کے متعلق دکھایا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ کہنے میں کوئی جھجک نہیں۔ کہ غریب مسلمانوں کے حقوق اور جذبات کو اس موقعہ پر بھی افسوسناک رنگ میں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اور پے درپے ایسے اعلانات کئے گئے ہیں۔ جن کا اثر سمجھدار مسلمانوں پر یقیناً ناگوار پڑا ہے۔ اور وُہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ اس موقعہ پر انہیں بھی اپنی آواز ریاست کے ارباب حل وعقد تک پہنچانے کی کوئی صورت اختیار کرنی چاہیئے۔ ریاست کشمیر اس بات سے ناواقف نہیں ہوسکتی۔ کہ اس کی پچانوے فیصدی مسلمان آبادی ذبح گاؤ کے متعلق ریاستی تعزیر کو بہت بُری طرح محسوس کر رہی ہے۔ اور اس کی دلی خواہش ہے۔ کہ اس دُنیا جہان سے نرالے قانون سے مخلصی حاصل کرے۔ ان حالات میں اگر ریاست نے ہندوؤں کی شورش سے دب کر گاؤ کے معاملہ میں مزید سختی کا کوئی پہلو نکالا۔ یا اس قانون کے کبھی تبدیل ہو جانے کی امید کو مایوسی سے بدل دیا۔ تو اس کا نتیجہ سخت افسوسناک رونما ہونے کا خطرہ ہے :۔

سکھوں کے "جھٹکہ دیوان" کے افسوسناک نتائج

جنڈیالہ شیر خاں ضلع شیخوپورہ اور اس کے گردونواح کے دیہات کے سکھوں نے جس "جھٹکہ دیوان" کے انعقاد کی تیاریاں شروع کر رکھی تھیں۔ وُہ ۲۸ اگست کو منعقد ہوُا۔ اور اپنی پیشانی کو فساد اور خوں ریزی کے بدنما دھبہ سے داغدار ہونے سے بچا نہ سکا۔ کیونکہ اس کے وُہی خونین نتائج برآمد ہوئے۔ جو اس قسم کے اشتعال انگیز اجتماعوں سے عموماً پیدا ہوتے ہیں :۔

واقعہ صرف اتنا تھا۔ کہ جنڈیالہ شیر خاں میں چند سکھ مزارعین کے جھٹکہ کرنے پر مسلمان جاگیردار نے ان کو سرزنش کی۔ لیکن ارد گرد کے سکھوں نے اس واقعہ کو مبالغہ کا رنگ دے کر سخت جوش وغضب کا مظاہرہ کیا۔ اس کے نتیجہ میں دس ہزار کے قریب سکھ دیوان منعقد کرنے کے بہانے اس گاؤں کے نزدیک جمع ہو گئے۔ آخر سکھوں اور مسلمانوں میں لڑائی ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں تین مسلمان قتل اور ایک سکھ ہلاک ہُوا۔

یہ نتیجہ ہے اس فتنہ انگیز روش کا۔ جسے باقاعدہ طور پر اور عمداً اختیار کیا گیا مسلمانوں کے خلاف سکھوں کا یہ طریقِ عمل پنجاب کی موجودہ حکومت پر بھاری ذمہ داری عائد کر رہا ہے :۔

اشتمال اراضی کو ترقی دینے کی ضرورت

پنجاب میں موجودہ قانون وراثت کے ماتحت اراضی کی تقسیم در تقسیم کے باعث کاشتکاروں کے پاس زمینیں اس قدر تھوڑی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر رہ جاتی ہیں۔ کہ بعض حالات میں ان کی کاشت نہ صرف ناقابلِ عمل ہوتی ہے۔ بلکہ اقتصادی نقطہ نگاہ سے غیر مفید بھی ہوتی ہے۔ اس صورتِ حالات کی اصلاح کے لئے محکمہ امداد باہمی نے اشتمال اراضی کی سکیم جاری کی تھی۔ مگر اس میں کئی مشکلات حائل تھیں۔ مثلاً زمینوں کی مختلف اقسام کے لحاظ سے انہیں مساویانہ طور پر تقسیم کرنا آسان نہ تھا۔ لیکن اب ایک ایسا طریق اختیار کیا گیا ہے۔ جس سے گاؤں کی اراضی کو اس کی زرخیزی کے لحاظ سے تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور پھر مساویانہ طور پر اس کی جدید تقسیم عمل میں لائی جاتی ہے۔ اور اس طرح یہ سکیم ترقی کر رہی ہے۔ ہماری جماعت کے زمیندار اصحاب کو بھی اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

مقام محمود کی رفعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی

(۳)

دن گزرتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ مہینوں نہیں سالوں کے بعد جب انسان اپنی گزشتہ عمر پر نظر دوڑاتا ہے۔ تو اسے دنیا میں آئے اتنی ہی دیر معلوم ہوتی ہے۔ جتنی آنکھ جھپکنے میں دیر لگتی ہے۔ لیکن جلد باز طبیعتیں جو صبر و استقامت دو ایسے قیمتی اوصاف اپنے اندر نہیں رکھتے۔ بہت جلد گھبرا جاتے۔ اور یہ خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ دن بہت گزر گئے۔ جس چیز کا ہمیں انتظار تھا۔ وہ کیوں ہماری آنکھوں کے سامنے جلوہ گر نہیں ہوئی:۔

۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کے متعلق الہامات الٰہیہ کی اشاعت کی۔ اور اس پسر موعود کی پیدائش کی میعاد نو سال بتائی۔ چاہیئے تھا۔ کہ لوگ نو سال تک انتظار کرتے۔ اور دیکھتے کہ خدا تعالےٰ کا کلام کس رنگ میں پورا ہوتا ہے۔ مگر ابھی دو اڑھائی سال ہی گزرے تھے۔ کہ بشیر اول کی وفات پر ان کے اعتقادات کا امتحان ہو گیا۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ خدا تعالےٰ کے کلام پر کون لوگ یقین رکھتے ہیں۔ اور کن کا ایمان محض سطحی ہے بشیر اول آیا۔ اور مہمانوں کی طرح چند دن اس سرائے فانی میں ٹھہر کر چلا گیا لیکن خدا کا کلام جو مصلح موعود کے متعلق بشارات سے لبریز تھا۔ وہ خدا کے مسیح پر برابر اترتا رہا۔ اور اس کے عزائم کی بلندی اور ارادوں کی پختگی وغیرہ بیسیوں امور کی پیش از وقت خبر دیتا رہا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کے علاوہ اپنی جن تحریرات میں اس عظیم الشان مولود کا ذکر کیا ہوا ہے خدا تعالےٰ کی کئی بشارات کا مصداق قرار دیا وہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

(۱) مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے"۔

(سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ)

(۲) "خدا تعالےٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اتریگا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دیگا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا۔ اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں۔ رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی و ارجمند مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۶)

(۳) ایک اولوالعزم پیدا ہوگا۔ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی و ارجمند مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء (ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۵)

(۴) اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر و الباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔ سو اس کا نام بشیر ہوگا۔ (تذکرہ صفحہ ۱۴۸)

(۵) ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا۔ جس کا نام محمود احمد ہوگا۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔ (تذکرہ صفحہ ۱۶۲)

(۶) خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء (تذکرہ صفحہ ۱۶۴ حاشیہ)

(۷) ایک اولوالعزم پیدا ہوگا یخلق ما یشاء وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ (")

(۸) ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا نام محمود ہوگا۔ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے"۔ (")

(۹) میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی۔ اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود۔ (تذکرہ صفحہ ۱۶۴)

(۱۰) بشیر کی موت لوگوں کی آزمائش کے لئے ایک ضروری امر تھا۔ اور جو کچے تھے وہ مصلح موعود کے ملنے سے ناامید ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا تو اسی طرح اس یوسف کی باتیں ہی کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ قریب المرگ ہو جائے گا۔ یا مر جائے گا۔ سو خدا تعالےٰ نے مجھے فرمایا کہ الیسوں سے اپنا منہ پھیر لے۔" (تذکرہ صفحہ ۱۶۶)

(۱۱) انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون (الہام تذکرہ صفحہ ۴۸۵ و صفحہ ۶۰۵) یعنے ؎

اب تو خوشبو آرہی ہے میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اسکا انتظار

(۱۲) اسی طرح الہام ہے۔ انظر الیٰ یوسف و اقبالہ قد جاء وقت الفتح و الفتح اقرب یخرون علی المساجد ربنا اغفر لنا انا کنا خاطئین لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم و ھو ارحم الراحمین۔ اردت ان استخلف فخلقت اٰدم نجی الاسرار یعنی یوسف کو دیکھ اور اس کے اقبال کو فتح کا وقت آرہا ہے۔ اور فتح قریب ہے۔ مخالف یعنے جن کے لئے توبہ مقدر ہے۔ اپنی سجدگاہوں میں گرینگے کہ اے ہمارے خدا ہمیں بخش کہ ہم خطا پر تھے۔ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ خدا تمہیں بخش دے گا۔ اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ میں نے ارادہ کیا۔ کہ ایک اپنا خلیفہ زمین پر مقرر کروں۔ تو میں نے آدم کو پیدا کیا جو نجی الاسرار ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۲۱۰ و صفحہ ۲۱۱)

(۱۳) یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کے اولاد ہوگی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا۔ جو اسکا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کریگا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۲)

(۱۴) ا۔ ان اللہ یعطیہ ولداً صالحاً یشابہ اباہ ولا یاباہ و یکون من عباد اللہ المکرمین (آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۵۷۸) اللہ تعالےٰ مسیح موعود کو ایک ولد صالح دے گا۔ جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ کے مقربین میں سے ہوگا۔

ب۔ خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ (تریاق القلوب طبع دوم صفحہ ۱۴۹)

(۱۵) خدا تعالےٰ کے انزال رحمت اور روحانی برکت بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں۔ اول یہ کہ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل کرکے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے۔ جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوٰۃ من ربھم و رحمۃ و اولئک ھم المھتدون۔ یعنے ہمارا یہی قانون قدرت ہے کہ ہم مومنوں پر طرح طرح کی مصیبتیں ڈالا کرتے ہیں اور صبر کرنے والوں پر ہماری رحمت نازل ہوتی ہے۔ اور کامیابی کی راہیں انہی پر کھولی جاتی ہیں۔ جو صبر کرتے ہیں۔ دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے

332

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تا ان کی اقتدار و ہدایت سے لوگ راہِ راست پر آ جائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا۔ کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آ جائیں۔ پس اول اس نے قسم اول کے انزالِ رحمت کے لئے بشیر کو بھیجا تا بشّر الصّابرین کا سامان مومنوں کے لئے تیار کر کے اپنی بشریت کا مفہوم پورا کرے۔ سو وہ ہزاروں مومنوں کے لئے جو اس کی موت کے غم میں محض للہ شریک ہوئے۔ بطور فرط کے ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کا شفیع ٹھہر گیا۔ اور اندر ہی اندر بہت سی برکتیں ان کو پہنچا گیا۔ اور یہ بات کھلی کھلی الہامِ الٰہی نے ظاہر کر دی کہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے۔ وہ بے فائدہ نہیں آیا تھا۔ بلکہ اسکی موت اُن سب لوگوں کی زندگی کا موجب ہوگی۔ جنہوں نے محض للہ اس کی موت سے غم کیا۔ اور اس ابتلاء کی برداشت کر گئے۔ کہ جو اس کی موت سے ظہور میں آیا۔ غرض بشیر ہزاروں صابرین و صادقین کے لئے ایک شفیع کی طرح پیدا ہوا تھا۔ اور اس پاک آنے والے اور پاک جانے والے کی موت اُن سب مومنوں کے گناہوں کا کفارہ ہوگی۔ اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اوّل کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیش گوئی کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللّٰہ ما یشاء (حاشیہ تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۳۵ تا ۱۴۷)

۱۶ "بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلاء کی ظلمت وارد ہوئی۔ اور پھر اس کے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے۔ اور جس طرح ظلمت ظہور میں آ گئی۔ اسی طرح یقیناً جاننا چاہیئے۔ کہ کسی دن وہ رعد اور روشنی بھی ظہور میں آ جائے گی۔ جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جب وہ روشنی آئے گی تو ظلمت کے خیالات کو بالکل سینوں اور دلوں سے مٹا دے گی۔ اور جو جو اعتراضات غافلوں اور مُردہ دلوں کے مونہہ سے نکلے ہیں۔ ان کو نابود اور ناپدید کر دے گی۔" (تذکرہ صفحہ ۱۶۹)

۱۷ "اے وے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا (یعنی بشیر اول کی وفات) کی حیرانی میں مت پڑو۔ بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو۔ کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔" (ر ر)

۱۸ "بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔" (حاشیہ تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۴۱)

۱۹ "مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا:

اے فخر رسل قرب تو معلوم شُد
دیر آمدہٗ ز راہِ دور آمدہٗ

(تذکرہ صفحہ ۱۸۱)

۲۰ - ایک الہام ہے:

"انی معك یا ابن رسول اللّٰہ۔ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں۔ جمع کرو علیٰ دینٍ واحدٍ۔" (تذکرہ صفحہ ۲۳۷)

"خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا۔ اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے۔ یا بعض دھوکا دینے والے خیالات کی وجہ سے قابلِ اعتراض ٹھہرے۔ جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا ابھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔"

(حاشیہ الوصیت صفحہ ۶)

۲۱ - اشعار میں فرماتے ہیں:

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ان مذکورۃ الصدر پیشگوئیوں سے مصلح موعود کے جن مزید کمالات کا اظہار ہوتا ہے۔ اور جن سے اس کے درجہ کی بلندی ظاہر ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں:-

(۷۳) مصلح موعود کا الہامی نام فضل ہے۔

(۷۴) مصلح موعود کا ایک الہامی نام "فضلِ عمر" بھی ہے۔ یعنی جس طرح حضرت عمرؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلیفۂ ثانی بنے۔ اسی طرح مصلح موعود سلسلۂ احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفۂ ثانی ہوگا۔

(۷۵) مصلح موعود کو کئی باتوں میں حضرت مسیح سے مشابہت ہوگی۔

(۷۶) مصلح موعود زمین والوں کی راہ سیدھی کرے گا۔

(۷۷) جو لوگ شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں۔ وہ انہیں رہائی دیگا۔

(۷۸) وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔

(۷۹) وہ حسن اور احسان میں خدا تعالیٰ کے مسیح کا نظیر ہوگا۔

(۸۰) وہ قوی الطاقتین ہوگا یعنی روحانی اور جسمانی طاقتیں اس کی نہایت ہی اعلیٰ ہوں گی۔

(۸۱) وہ کامل الظاہر والباطن ہوگا۔

(۸۲) اس کا نام کسی مسجد کی دیوار پر لکھا جائے گا۔ یا اگر تعبیر کا رنگ میں اس کشف کا مفہوم بیان کیا جائے۔ تو یہ ہوگا۔ کہ وہ جماعت کا امام ہوگا۔

(۸۳) وہ خدا تعالیٰ کے حضور یوسف ہوگا۔

(۸۴) وہ نہایت ہی بلند اقبال ہوگا۔

(۸۵) اس کی مخالفت کرنے والوں میں سے بالآخر بعض لوگ تائب ہونگے۔ اور وہ انہیں لا تثریب علیکم۔ الیوم یغفر اللّٰہ لکم وھو ارحم الراحمین کہکر معاف کر دے گا۔

(۸۶) وہ زمین میں خدا کا خلیفہ ہوگا۔

(۸۷) وہ اسرارِ دینی سے آگاہ کیا جائے گا۔

(۸۸) وہ اس کا جانشین ہوگا۔ اور دینِ اسلام کی حمایت کرے گا۔

(۸۹) وہ خدا تعالیٰ کے مقربین میں سے ہوگا۔

(۹۰) وہ خدا تعالیٰ کے انزالِ رحمت کے اُس دوسرے طریق کی جس میں ارسالِ مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء شامل ہے۔ تکمیل کرنے والا ہوگا۔ یعنی یا تو وہ رسول اور نبی ہوگا۔ یا امام۔ ولی اور خلیفہ ہوگا۔

(۹۱) اس کا وجود مجسم روشنی ہوگا۔

(۹۲) اس کے آنے سے ظلمت کے خیالات سینوں اور دلوں سے مٹ جائیں گے۔

(۹۳) اس کے آنے سے وہ تمام اعتراضات جو غافلوں اور مُردہ دلوں کے مونہہ سے نکلتے ہیں۔ نابود ہو جائیں گے۔

(۹۴) وہ رعد کی طرح دشمنانِ دین پر گرجے گا۔

(۹۵) وہ بشیر اول کے معاً بعد پیدا ہوگا۔

(۹۶) اس کا ظاہر ہونا اتنی خوشی کا موجب ہوگا۔ کہ مومنوں کو چاہیئے۔ کہ اُسے پا کر خوشی سے اچھلیں۔

(۹۷) وہ خدا کے حضور "فخرِ رسل" ہوگا۔

(۹۸) اس کا الٰہی قرب ظاہر و باہر ہوگا۔

(۹۹) اُسے ایک دُور کا سفر پیش آئیگا۔ جس سے واپسی پر اُسے دیر آمدہٗ ز راہِ دُور آمدہٗ کہا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۰۰) خدا تعالےٰ کی تائیدات اس کے ساتھ ہوں گی۔

(۱۰۱) اس کا مشن یہ ہوگا۔ کہ وہ روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو احمدیت میں شامل کرے۔

(۱۰۲) اس پر خدا کی وحی نازل ہوگی۔

(۱۰۳) اس کے متعلق لوگ اسی طرح شبہات کریں گے۔ جس طرح نطفہ کی گندگی کے متعلق کئے جاتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے جسطرح نطفہ ان الزامات کی وجہ سے ذلیل نہیں ہوتا۔ بلکہ کامل ہوکر دنیا میں تغیر پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی کرے گا۔

(۱۰۴) اس کے گرد کسی وقت اندھیرا آجائے گا۔ اور لوگ اس کے نور کو چھپانا چاہیں گے۔ لیکن اللہ تعالےٰ اس کے نور کو ظاہر کریگا۔ اور اندھیرے کو اسکے گرد سے دور کردے گا۔

(۱۰۵) دنیا میں خدا اسکے ذریعہ ایک تغیر عظیم پیدا کرے گا۔ اور پہلی زمین بدلکر اس کی بجائے ایک نئی زمین اور پہلا آسمان بدلکر اس کی بجائے ایک نیا آسمان پیدا کردے گا۔

مصلح موعود کے متعلق ان بیش بہا پیشگوئیوں نے قلوب کو بے انتہا بے تاب کردیا۔ اور اگرچہ نو سال میعاد کوئی بڑی میعاد نہیں تھی۔ مگر عشاق کے لئے ایک ایک گھڑی سو سو سال کی بن گئی اور انہوں نے تضرع اور ابتہال سے اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرنی شروع کیں کہ الٰہی اس مقدس روح کو جلد نازل کر تا ہماری آنکھیں اسے دیکھ کر ٹھنڈی ہوں ہمارے دل خوشی سے لبریز ہوں۔ اور ہم تیری حمد اور ستائش کے گیت گائیں۔ مومنوں کی ان دعاؤں نے عرش الٰہی میں جنبش پیدا کی۔ اور رحمت حق ان دعاؤں کا استقبال کرنے کے لئے آگے بڑھی۔ اور پھر ہماری آنکھوں نے جو کچھ دیکھا وہ ایسا خوش آئند ایسا روح افزا اور ایسا دلکش منظر تھا کہ برسوں کی کلفتیں دیدار یار کی ادنےٰ اسی جھلک سے دور ہوگئیں۔ اور ہجر یار میں تڑپنے والے اپنے محبوب کی آغوش میں وصل یار کے مزے لوٹنے لگے۔

مسئلہ نبوت اور جناب مولوی محمد علی صاحب

جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے تازہ مضمون مطبوعہ پیغام صلح ۱۱ اگست میں ایک انکشاف فرمایا ہے۔ جسے آج سے پہلے "صاف کرکے اپنی جماعت کے سامنے" نہیں رکھ سکے۔ فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے جسے میں آج صاف کرکے اپنی جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ کہ خلافت کا مسئلہ قادیان کا مرکزی مسئلہ ہے . . . . نبوت اور کفر کا مسئلہ اسی پیری یا خلافت کے نام پر ہی منوایا گیا ہے۔" صفحہ ۵

ہمارے نزدیک یہ نیا انکشاف خاص حالات کا نتیجہ ہے۔ اور اس کو آج صاف کرکے جماعت کے سامنے رکھنے کی بھی خاص وجہ ہے۔ ورنہ جناب مولوی صاحب موصوف ۱۹۱۵ء میں فرما چکے ہیں:۔

"اصل جڑ سارے اختلاف کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے۔"

(ٹریکٹ ۳ فروری ۱۹۱۵ء)

اور ۱۹۳۶ء میں فرماتے تھے:۔

"تکفیر اختلاف کی اصل ہے۔ اور مسئلہ نبوت اس کی فرع"۔ (پیغام صلح ۵ دسمبر ۱۹۳۶ء)

اور اب چونکہ شیخ مصری صاحب موجودہ خلافت کے خلاف کھڑے ہوئے ہیں اس لئے آپ نے جھٹ "اصل بات" صاف کرکے رکھ دی۔ اور فرما دیا۔ کہ خلافت کا مسئلہ قادیان کا مرکزی مسئلہ ہے . . . . نبوت اور کفر کا مسئلہ اسی خلافت کے نام پر ہی منوایا گیا ہے" غالباً ہر شخص جو ان ہر سہ عبارات پر غور کرے گا۔ ان میں صریح تناقض پائیگا اور اسے ماننا پڑے گا۔ کہ زمانہ کے بدلنے کے ساتھ ساتھ جناب مولوی محمد علی صاحب کی "اصل بات" بھی بدلتی جاتی ہے۔ اور آپ دُر مع الدھر کیفما دار کے زریں اصل پر پورے پابند ہیں۔ خیر ہم تناقض کے رفع کرنے کی درخواست کبھی ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" اور ان کے بعض ساتھیوں سے مغلظات سننے کی خواہش نہیں رکھتے۔ وہ جانیں ان کا کام جانے۔ آج کے مقالہ میں ہمارا مدعا یہ بتانا ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کا یہ ارشاد کہ "نبوت اور کفر کا مسئلہ اسی پیری یا خلافت کے نام پر ہی منوایا گیا ہے۔"

صداقت سے عاری اور حقیقت سے دُور ہے۔ اگر ہم ایسا دعوےٰ بے ثبوت پیش کریں۔ تو پھر ہم میں اور جناب مولوی محمد علی صاحب میں مشابہت پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ اس لئے ہم آپ کے ارشاد کی تغلیط کے لئے ناقابل تردید دلائل پیش کرتے ہیں:۔

(۱) جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے لالہ آتمارام صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کی عدالت میں بمقدمہ مولوی کرم الدین آف بھیں حلفیہ بیان دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اسکو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں۔" (بیان ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء)

مولوی صاحب کے بیان کی مصدقہ نقل ہمارے ہاں لائبریری میں محفوظ ہے۔ مولوی صاحب بھی اس بیان کا انکار نہیں کرسکتے۔ یہ عبارت بتلاتی ہے۔ کہ ۱۹۰۴ء میں خود مولوی صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدعی نبوت کہتے اور مانتے تھے۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے دوسرے روز جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی اپنے قلم سے رجسٹر دفتر بہشتی مقبرہ میں حضور کے نام کے سامنے لکھتے ہیں۔

"حضور مسیح موعود اور مہدی معہود جو مصداق یُحْبَرُونَ تُھْمُرْ بِدَرَجَاتِھِمْ فِی الْجَنَّۃِ کے تھے۔ اور یہ قبرہ بہشتی حضرت اقدس کو بموجب حدیث لَمْ یُقْبَضْ نَبِیٌّ قَطُّ حَتّٰی یُرِیَ اللّٰہُ مَقْعَدَہٗ فِی الْجَنَّۃِ۔ یعنے کبھی کوئی نبی قبض روح نہیں کیا گیا یہاں تک کہ اس کی زندگی میں مقبرہ بہشتی اپنا وہ دیکھ لیتا ہے لہٰذا اور دو نیم سال قبل وفات یہ مقبرہ حضور علیہ السلام نے حالت کشف اور الہام میں دیکھ لیا تھا۔ لہٰذا اگرچہ وفات آپ کی لاہور میں ہوئی۔ لیکن بحکم حدیث مَوْتُ غُرْبَۃٍ شَھَادَۃٌ کے اسی مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ فقط محررہ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء"۔

یہ تحریر ہمارے دعوے کے اثبات کے لئے برہان قاطع ہے اس سے ظاہر ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ کو جماعت احمدیہ نبی مانتی تھی۔ اس تحریر کا عکس شائع کیا جاچکا ہے۔ اگر آج بھی مولوی محمد علی صاحب کو شبہ ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کا رجسٹر دیکھ کر اطمینان کرسکتے ہیں۔

(۳) اخبار "پیغام صلح" میں لاہوری فریق کا عقیدہ حلفیہ بیان کے ساتھ بدیں الفاظ شائع ہوچکا ہے۔

"ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی

333

ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالےٰ نہیں چھوڑ سکتے۔" (۷ ستمبر ۱۹۱۳ء)

یہ الفاظ کسی تشریح کے محتاج نہیں۔

(۴) جناب مولوی محمد علی صاحب اپنی قادیانی زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک زندگی کو یاد کر کے دلی جوش سے فرماتے ہیں۔

"دراصل سچ پوچھو تو بات یہی تھی کہ ہم اس وقت (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں) مزے کی نیند اور استراحت کے نرم نرم بچھونوں پر سوتے تھے۔ اور وہ پاک نفس اور خدا کا برگزیدہ انسان ایک شفیق ماں سے بڑھ کر ہمیں آرام دیتا تھا۔ اور ہر مشکل کے لئے ہمارا خود سپر بن جایا کرتا تھا۔ ہمیں اس کی زندگی میں نہ کوئی فکر تھی۔ اور نہ کوئی خوف۔ ہم مطمئن اور بے فکر تھے۔ کیونکہ ہم جانتے تھے کہ خدا کا مقدس اور برگزیدہ رسول ہمارے سارے کام کر رہا ہے۔ اور اس ایک تن واحد نے (خدا کے ہزار ہزار صلوٰۃ اور سلام ہوں اس کی پاک روح پر) ہم سب کو ان افکار سے مستغنی کر رکھا تھا۔"

(اخبار الحکم ۱۸ رجولائی ۱۹۰۸ء)

بہت ممکن ہے کہ ان کلمات کو پڑھ کر جناب مولوی صاحب چونک پڑیں۔ اور جلد بازی میں کہدیں کہ یہ میرے الفاظ نہیں۔ اور میں نے کبھی ایسا نہیں کہا۔ لیکن میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ انہی کے کلمات ہیں۔ ہاں یہ اس زمانہ کے کلمات ہیں جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر "ہزار ہزار صلوٰۃ اور سلام" بھیجا کرتے تھے۔ نہ کہ آج کے زمانہ کے جب وہ حضور کے نام کے ساتھ "علیہ الرحمۃ" لکھتے بھی جھجکتے ہیں۔ بہرحال یہ گزرے دنوں کی شیریں یادگار ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب بھی اس وقت بانی سلسلہ احمدیہ کو برگزیدہ رسول تسلیم کرتے تھے۔ دلائل تو بہت ہیں۔ مگر ان چار دلیلوں سے واضح ہے۔ کہ "نبوت کا مسئلہ اسی خلافت کے نام پر ہی نہیں منوایا گیا" بلکہ نبوت کو آج کے منکرین خلافت بھی مانتے تھے۔ بلکہ خلافت ثانیہ کے بعض منکر اور بقول مولوی محمد علی صاحب "حق پرست انسان" ابھی تک نبوت کو مانتے ہیں۔

آخر پر یہ گذارش کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ اگر خلافت کے لئے نبوت کا ماننا ضروری ہے۔ تو کیا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے چھ سالہ دور خلافت میں تمام غیر مبایعین بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے تھے؟ اگر کہو کہ بے شک مانتے تھے۔ تو اہل قادیان کا حق پر ہونا واضح ہے۔ اور اگر کہو۔ کہ نہیں مانتے تھے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ خلافت کے نام پر نبوت منوانے کی ضرورت نہیں۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب کا مندرجہ بالا ارشاد سراسر خلاف حقیقت ہے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

مقبرہ بہشتی میں مدفون ہوئے

۱۔ حکیم اللہ ودھاوہ صاحب سکنہ مہدی پور ضلع سیالکوٹ ۷ راگست ۱۹۳۶ء کو فوت ہوئے تھے۔ مرحوم امانتاً اپنے گاؤں میں دفن تھے۔ ورثاء مرحوم ۲۶ راگست ۱۹۳۷ء نعش بذریعہ گھوڑی قادیان لائے۔ مرحوم کی عمر تقریباً ۷۰ سال تھی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے

۲۔ چوہدری عبد المجید صاحب ساکن گوکھووال حال امرتسر ۳۲ سال کی عمر میں ۲۶ راگست کو فوت ہوئے ورثاء مرحوم بذریعہ لاری نعش قادیان لائے حضرت امیر المومنین نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی آنکھوں پر بغض و عداوت کی پٹی

تحدی کرنا ماموروں کیلئے مخصوص نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے ۲۱ رجولائی ۱۹۳۷ء کے پیغام میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ایک خطبہ سے جو دو باتیں نکالی تھیں۔ پچھلی قسطوں میں ان میں سے ایک بات کا جواب دیا جا چکا ہے۔ اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے گہری دشمنی اور عداوت ہے۔ اور ایسی حالت میں ڈاکٹر صاحب وہ کچھ لکھ جاتے ہیں کہ کوئی احمدی ان کی تحریروں کو پڑھ کر ایک لمحہ کیلئے بھی یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہو سکتا۔ کہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام یا آپ کے پاک سلسلہ سے ذرہ بھر بھی تعلق ہے

دوسری بات ڈاکٹر صاحب نے یہ لکھی ہے۔ کہ

"اس خطبہ میں میاں صاحب نے بڑی زبردست تحدیاں کی ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتے ہیں۔ مگر میں ہی کامیاب ہوں گا میرے منکرین مجھ پر کبھی غالب نہیں آ سکتے..... مگر میاں صاحب ہیں۔ غیر مامور اور غیر مامور کا تحدیاں کرنا اس کے معرفت الٰہی سے محروم ہونے پر دلیل واضح ہے............

پھر رسول اور مامور جو اس قسم کی تحدی کرتے ہیں۔ اور انہیں ان کی صداقت پر ہم ایک بڑی زبردست دلیل اب تک سمجھتے رہے تو کیا یہ سب غلط تھا؟"

گویا ڈاکٹر صاحب کے زعم باطل میں تحدی کرنا ماموروں اور انبیاء کے ساتھ مختص ہے۔ اور اس سے انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ "غیر مامور کا تحدیاں کرنا اس کے معرفت الٰہی سے محروم ہونے پر دلیل واضح ہے۔"

اس کے متعلق گذارش ہے۔ کہ آپ نے تحدی کرنے کو انبیاء و رسل اور ماموروں ہی سے مختص جو کیا ہے۔ تو یہ قرآن کریم کی کس آیت یا صحیح حدیث کی کس روایت سے یا بزرگان سلف کے کس فتوے یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کس ارشاد یا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے کس فرمان سے نتیجہ نکالا ہے۔

پھر مولوی محمد علی صاحب نے مختلف اوقات میں جو تحدیاں کی ہیں۔ ان کی بنا پر آپ کا ان کے متعلق کیا خیال ہے۔ کیا وہ مامور ہیں۔ مولوی صاحب کے صرف ایک چند صفحات کے ٹریکٹ سے بطور نمونہ چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر "ایک نہایت ضروری اعلان" کے نام سے جو ٹریکٹ شائع کیا اس میں لکھتے ہیں:۔

"یاد رکھو۔ کہ جو تمہارا جی چاہے۔ دعوے کرو۔ دنیا میں تم کبھی کامیاب نہیں ہو گے اور خدا کوئی اور قوم کھڑی کر دے گا۔ کہ جو اس کے کام کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔"

(ٹریکٹ مذکور صفحہ ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)" یہ مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے ضائع نہ کرے گا۔" (" " صفحہ ۱۵)

(۳) "اتنی جرأت نہ کرو کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر قرار دو۔ تمہارا سلسلہ اس سے نہیں پھیلے گا۔ بلکہ یہ سخت روک ہو جائے گی۔" (" " صفحہ ۱۷)

مولوی محمد علی صاحب نے ان سطور میں یہ تحدیاں کی ہیں۔ کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور آپ کے ہم عقیدہ کبھی کامیاب نہ ہونگے۔ بلکہ ان کے عقائد سلسلہ کی ترقی میں روک ہونگے۔ مولوی محمد علی صاحب حق پر ہیں۔ اور خدا ان کو ضائع نہیں کرے گا۔ پھر یہ کہ خدا اس جماعت کے بدلہ جو مبایعین کی جماعت ہوگی۔ کسی اور جماعت اور قوم کو کھڑا کر دے گا۔ پس جب مولوی محمد علی صاحب مامور نہیں اور وہ بھی تحدیاں کرتے رہتے ہیں۔ تو کیا ڈاکٹر صاحب کے اپنے الفاظ میں غیر مامور کا تحدیاں کرنا اس کے معرفت الہٰی سے محروم ہونے کی دلیل واضح ہے یا نہیں؟

پھر ڈاکٹر صاحب کا حملہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ پر ہے کیونکہ آپ نے بھی تحدیاں کیں۔ چنانچہ فرمایا۔

(۱)" پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔ اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔"

(اخبار بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۷)

(۲) "تم خلافت کا نام نہ لو مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔

اور اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔" (" ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۴)

(۳) "دیکھو میری دعائیں عرش میں بھی سنی جاتی ہیں۔ میرا مولیٰ میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے۔" (حوالہ مذکور)

(۴) "دیکھو یاد رکھو۔ تمہاری کوئی جماعت نہ بنے گی۔ تم لکھ رکھو کوئی ایسی جماعت نہ بنا سکو گے۔" (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۵)

خدا نے مجھے جس کام پر مقرر کیا ہے میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب میں اس کرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں تمہاری بالکل پروا نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔ . . . . . یہ گمان نہ کرو کہ تم مجھ بڈھے کو آیت یا حدیث یا مرزا صاحب کے کسی قول کے معنے سمجھا لو گے۔ اگر میں گندہ ہوں تو یوں دعا مانگو کہ خدا مجھے دنیا سے اٹھا لے پھر دیکھو کہ دعا کس پر الٹ پڑتی ہے۔"

(بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

کیا یہ تحدیاں نہیں ہیں۔ اور کیا ڈاکٹر صاحب نے یہ کہہ کر "غیر مامور کا تحدیاں کرنا اس کے معرفت الہٰی سے محروم ہونے پر دلیل واضح ہے" نعوذ باللہ حضرت خلیفہ اول پر خطرناک حملہ نہیں کیا۔

اس سے پہلے ۱۹۱۵ء میں بھی یہ اعتراض کیا جا چکا ہے۔ جس کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے خود جواب دیا۔ چنانچہ فرمایا۔

"مجھ سے پوچھا جاتا ہے کہ تم مامور ہو جو ایسی تحدیاں کرتے ہو اور اپنے رؤیا شائع کرتے ہو میں کہتا ہوں میں مامور نہیں مگر ہر مومن کی حیثیت کے مطابق اس کی صداقت کے لئے نشان دکھایا جاتا ہے مجھے بڑائی کا کوئی دعویٰ نہیں۔ میں تو خدا کی ایک ادنیٰ مخلوق ہوں اب بھی جو فضل مجھ پر نازل کرے اسے میں کیوں چھپاؤں۔

میں وہی محمود ہوں جو آج سے دو سال پہلے تھا کیا اس وقت ایسی تحدی و اعلان سے میں نے کبھی شائع کیا تھا۔ کہ میرے لئے خدا نے یہ نشان دکھایا۔ اور میں نے یہ خواب دیکھا جو یوں پورا ہوا۔ اور کیا اس وقت میری ایسی تائید ہوئی جو اب ہو رہی ہے تو اب جو میں ایسا کرتا ہوں تو اس لئے نہیں کہ میری بڑائی ظاہر ہو بلکہ سلسلہ کی صداقت کے اظہار کے لئے۔ جب ان باتوں سے مسیح موعود کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور خدا میری تائید پر تائید کر رہا ہے تو میں اس پر جس قدر خوشی میں مناؤں میرا حق ہے کیونکہ اس سے میری نہیں بلکہ مسیح موعود کی بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ خدا کے کلام کی صداقت ظاہر ہوتی ہے خدا جو دکھا رہا ہے وہ سلسلہ کے بڑھانے کے لئے دکھا رہا ہے . . . .

خدا ہر مومن کی تائید کرتا ہے میرے ہاتھ میں خدا نے سلسلہ کی باگ دی تو میری تائید کیوں نہ کرے۔ میری صداقت میں (جو درحقیقت سلسلہ کے بانی کی صداقت ہے) نشان کیوں نہ دکھائے۔ میں اگر یہ دعویٰ کروں کہ میری ایسی تائید ہوتی ہے جیسے نبیوں کی۔ تب کچھ اعتراض ہو سکتا ہے۔ میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ خدا میری تائید میں وہ نشانات دکھاتا ہے جو ایک مومن کے لئے اس کی برگزیدہ جماعت کے منتظم و امیر کے لئے دکھاتا ہے۔ پس اس زمانہ میں اس جماعت کی ضروریات پورا کرنے کے لئے جس قدر تائید کی ضرورت ہے۔ وہ میری ضرور فرمائے گا تا ثابت ہو کہ یہ جماعت ایک مامور کی جماعت ہے۔"

(الفضل ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

یہ جواب بالکل واضح ہے۔ جب خدا ہر مومن سے اس کی ایمانی حالت کے مطابق سلوک کرتا اور اس کی تائید کرتا ہے تو اس پر اگر وہ تحدی کرے تو یہ امر قابل اعتراض کیونکر ہوا؟ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام "قل ھٰذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی (سورۃ یوسف ع ۱۱) کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"محمد رسول اللہ کی پیروی انسان کو علیٰ بصیرت ایمان پر قائم کرنے والی چیز ہے۔ افسوس کہ کتنے مسلمان ہیں جو آج آپ کی پیروی کی برکت سے اس علیٰ بصیرۃ مقام پر ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں . . . . . . حالانکہ ہر ایک مسلمان پر یہ حق ہے کہ وہ اپنے دین کی صداقت کی دلائل سے پورا واقف ہوتا۔ تا کہ علیٰ بصیرۃ اپنے مذہب پر ہو کر دوسروں کو بھی دعوت دے سکتا۔" (بیان القرآن صفحہ ۱۰۰۶)

ناظرین مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی تحریروں کو دیکھیں۔ کہ ان میں کس قدر بعد المشرقین ہے۔ مولوی محمد علی صاحب تو یہ لکھتے ہیں کہ ہر مسلمان کو اپنے مذہب کی صداقت کے دلائل سے ایسی واقفیت ہونی چاہیئے۔ کہ وہ علیٰ بصیرت مقام پر ہو کر دعویٰ کرے اور دوسروں کو بھی اسلام کی دعوت دے۔ مگر خدا کے اس ارشاد کے مطابق جب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے علیٰ بصیرت مقام حاصل کر کے دوسروں کو دعوت دی اور اپنے یقین و ایمان کی بنا پر اور خدا کی تائیدات کے باعث تحدی کی تو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب چیں بجبیں بن گئے۔ خاکسار:۔

سید احمد علی مولوی فاضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کے سچے خلیفہ ہیں

خدا کا مسیح موعود جس نے ایمان کو ثریا سے لاکر دوبارہ دنیا میں قائم کیا جس نے ایک پاک جماعت طیار کی اور ایک آسمانی سلسلہ کی بنیاد رکھی۔ اس کی قائم کردہ پاک جماعت کے متعلق آج بعض منافقین یہ اتہام لگا رہے ہیں کہ وہ دہریت کی طرف جا رہی ہے۔ منافقین کے اس بہت بڑے اتہام کو مد نظر رکھ کر احمدی کہلانے والے اہل دانش و بینش غور کریں۔ کہ کیا اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ پر حرف نہیں آتا؟ اور حضور علیہ السلام جس مقصد کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر دنیا میں بھیجے گئے کیا وہ عبث نہیں ٹھہرتا؟ منافقین کا یہ بہتان عظیم جماعت پر نہیں بلکہ یہ حملہ جماعت کے امام و مقتدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات پر ہے۔

مخرجین جو نحن مصلحون کا دعویٰ کر کے کھڑے ہوئے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات والا صفات پر بہتان لگا کر اپنی باطنی کدورت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ان میں اگر رائی بھر بھی ایمان ہوتا تو وہ کچھ خوف خدا کرتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر کی مخالفت میں اندھے ہو کر صراط مستقیم سے اس طرح نہ بھٹکتے۔

ان لوگوں کی منافقت کا راز تو اسی بات سے طشت از بام ہو گیا کہ انہوں نے حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ کی عداوت میں اندھے ہو کر ایسے لوگوں کے سایہ میں جا کر پناہ لی جن کا کام شب و روز احمدیت کے مقدس شجر مثمر پر تبر چلانا اور اسے نقصان پہنچانا ہے۔

اہل تشیع کے ان بہتانات کو جو وہ انبیاء کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک نہیں دو نہیں۔ بلکہ تین جلیل القدر خلفاء پر عائد کرتے ہیں۔ ان کے متعلق شیخ مصری اور ان کے رفقاء اہل تشیع سے متفق نہیں۔ بلکہ ان کے سخت خلاف ہیں۔ تو یہاں ان کی عقل کو کیا ہو گیا۔ اور انہوں نے اس بات کو کیوں فراموش کر دیا۔ کہ یہی بہتان جو وہ حضرت محمود ایدہ اللہ کی ذات بابرکات کی طرف منسوب کر رہے ہیں کیا وہی اہل تشیع سید المرسلین کے خلفاء پر عائد نہیں کرتے؟ اور کیا ان بہتانات کی تردید اللہ تعالیٰ نے نہیں کی۔ اور کیا ان پاک نفوس کی تطہیر نہیں فرمائی؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ کو مثیل فاروق بنایا ہے۔ اور یہ بات حضور کی خلافت حقہ پر ایک زبردست اور روشن دلیل ہے۔ کہ آپ کے زمانہ خلافت کے شروع سے ہی مومنین و منافقین میں بین فرق ظاہر ہوتا رہا ہے حضور کی خلافت کے آغاز میں پیغامیت کا گندہ عنصر اس پاک سلسلہ سے الگ کر دیا گیا۔ اس کے بعد مستریان مباہلہ کو خدا تعالیٰ نے اس پاک جماعت سے کاٹ کر جدا کر دیا۔ اور حال میں مصری پارٹی کی علیحدگی سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ واقعی حضور مثیل عمر فاروق ہیں۔

خدا کے راستباز انبیاء اور ان کے خلفاء کی سچائی کا یہ بھی ایک معیار رہا ہے۔ کہ خدا کی مخلوق کی اصلاح کا اہم کام جب ان کے سپرد کیا جاتا ہے۔ تو ان کے ذریعہ حق و باطل میں ہمیشہ تفریق ہوتی رہتی ہے اور گو وہ دنیا کی نظروں میں فتنہ و فساد پھیلانے والے اور غلط راستہ اختیار کرنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن یقیناً وہی اور صرف وہی ایک صراط مستقیم پر جا رہے ہوتے ہیں مبارک وہ جو ان کے نقش قدم پر چلیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اگر خدا تعالیٰ کے رسول اور نبی ہیں اور یقیناً ہیں۔ تو پھر نبی کے بعد خلیفہ کا ہونا ضروری ہے۔ امت محمدیہ میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلفاء کا سلسلہ جاری کر کے اپنی خیر الامت کے لئے ایک زریں سبق قائم کر دیا ہے۔ اور وہ یہ کہ اتفاق و اتحاد کے بغیر روحانی و جسمانی دینی و دنیوی ترقیات محال ہیں۔ اور اتحاد بغیر ایک خلیفہ کے ہاتھ پر جمع ہونے کے کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ نیز جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیاں حضور علیہ السلام کے عہد مبارک میں پوری نہ ہوئیں۔ اور وہ حضور کے خلفاء کے ہاتھ سے بتمام و کمال پوری ہو کر حضور کی صداقت کو ظاہر کرتی رہیں۔ اسی طرح ضروری تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد بھی خلفاء کا سلسلہ جاری کیا جاتا۔ اور حضور کی پیشگوئیوں کا وہ حصہ جو حضور کے اپنے زمانہ میں پورا نہ ہوا۔ وہ حضور کے خلفاء کے ہاتھ سے پورا ہوتا۔ اگر پیغامیوں کے قول کے مطابق صرف انجمن کے قیام کو تسلیم کیا جائے۔ تو یہ اہم مقصد کبھی پورا نہیں ہو سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ جس عظیم المرتبت ہستی کے لخت جگر ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ ان کی پیدائش بھی اس مقدس و مطہر ہستی کی نیم شبی دعاؤں کے نتیجہ میں ہوئی ہے۔ نیز وہ خدا کا محبوب جس بیٹے کو لخت جگر کے الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ کیونکر ہو سکتا ہے کہ نعوذ باللہ وہ نااہل ہو۔ لخت جگر کے الفاظ ہمیشہ باپ ایسے بیٹے کے حق میں ہی استعمال کرتا ہے۔ جس کے ساتھ وابستہ گونہ محبت ہو۔ اور جو اس کا حد درجہ اطاعت گزار ہو۔ ورنہ دوسروں کے متعلق لخت جگر کے الفاظ کبھی کوئی باپ استعمال نہیں کرتا۔ علاوہ ازیں حضور علیہ السلام نے اپنے بیٹے محمود ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق نہ صرف لخت جگر کے الفاظ استعمال فرمائے بلکہ ان کے حق میں بہت سی دعائیں بھی کیں۔ جو خدا کے فضل و کرم سے تمام پوری ہوئیں۔ اور آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس اولو العزم بیٹے کے متعلق وحی الٰہی کے ذریعہ بشارات دیں۔ مثلاً ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہر ایک سلیم العقل اس بات کا اعتراف کرے گا۔ کہ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضور کا دوسرا سچا خلیفہ جسے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی ہیں۔

خاکسار۔ نذیر احمد آف میانی

درشاہوار

حال ہی میں مولوی ابو الفضل محمود صاحب نے درشاہوار کے نام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم بزبان حضرت ام المومنین مدظلہا العالی آرٹ پیپر پر عکسی بلاکوں سے طبع کرائی ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کے فوٹو بھی ہیں۔ فی نسخہ ۔ر کے حساب سے احباب حسب ضرورت ان سے منگوائیں۔

گورمکھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور قادیان نے حال میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت گورمکھی میں جو شائع کی ہے۔ اس پر گورمکھی کے ایک معزز رسالہ پھلواڑی نے نہایت دلچسپ ریویو کیا ہے۔ جو احباب کے سامنے اس لئے پیش کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے اندازہ لگائیں گورمکھی جاننے والوں میں اس سیرت کی اشاعت کس قدر مفید اور موثر ہو سکتی ہے۔

"حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی "حیات طیبہ" اس کتاب کے لکھنے والے مولوی محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان ہیں صفحات ۱۰۴ کاکپڑے کی خوبصورت جلد ہدیہ صرف ۸ر حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیات طیبہ گورمکھی حروف اور پنجابی زبان میں پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ میرے دل میں حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے پہلے ہی بڑا احترام اور ادب ہے۔ آپ کی پوتر زندگی بنی نوع انسان کے لئے کئی پہلوؤں سے اپنے اندر پوری رہنمائی رکھتی ہے۔ لیکن تعصب کے اندھیرے نے اس نور کو کئی ایک آنکھوں سے دور رکھا ہوا ہے سکھوں اور ہندوؤں کے علاوہ لاکھوں کی گنتی کے مسلمان بھی حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اسوہ حسنہ اور حضور کی پاکیزہ تعلیم سے بے خبر ہیں۔ جس کے نتیجہ میں یہ آئے روز اسلام کے نام پر کئی غلطیاں کرتے رہتے ہیں۔ اگر ہادیانِ مذاہب کے حالات زندگی اور ان کی مقدس ہدایتیں اصلی رنگ میں عام لوگوں تک پہنچ سکیں تو موجودہ زمانہ کے بہت سے مذہبی جھگڑے اور لڑائیاں اور باہمی کشمکش جس نے ایک دوسرے کی زندگی کو تلخ اور تعلقات کو کشیدہ بنا رکھا ہے۔ دور ہو سکتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب نور کی تیار کردہ شری حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت عالیہ کو میں نے پڑھا ہے۔ اور اس کی اکثر باتوں نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا ہے۔ اور میرے کئی ایک شکوک دور ہو گئے ہیں۔ اس کتاب میں مصنف نے جو حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ازواج مطہرات اور آپ کے اخلاق حسنہ کے متعلق لکھا ہے۔ وہ حصہ بہت ہی دلچسپ اور بنی نوع انسان کے لئے قیمتی ہدایات سے لبریز ہے۔

میری رائے میں اس قابل قدر کتاب کو جو بھی غور سے اور خالی الذہن ہو کر پڑھے گا۔ اس کے دل میں یقیناً شری حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے ادب۔ احترام اور محبت کا جذبہ پیدا ہوئے بغیر نہیں رہے گا۔ اور وہ نہ صرف حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اسوہ حسنہ اور مقدس تعلیم ہی کی تعریف کرے گا۔ بلکہ بنی نوع انسان کی خیر خواہی اور ہمدردی کے متعلق اسلامی اصولوں سے واقف ہو کر مسلمانوں سے محبت۔ رفاقت اور دوستی پیدا کرنے کا آرزومند ہو گا۔

گورمکھی دان دوستوں کو شری حضرت محمد صاحب جی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیات طیبہ اور ان کی مقدس تعلیم اور اسلامی اصولوں سے واقف ہونے کے لئے یہ کتاب منگا کر ضرور پڑھنی چاہئے۔ اور لائبریریوں میں اس کتاب کو اونچی جگہ ملنی چاہئے۔"

اعلان

خاکسار کاروباری سلسلہ میں چند ماہ کے لئے سندھ سے باہر جا رہا ہے۔ لہذا اس ماہ کی تبلیغی رپورٹیں مکرم جناب بابو اللہ داد خان صاحب سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ داری (حیدرآباد) سندھ کے نام بھیجی جائیں۔ خاکسار۔ محمد حسین خان۔

مسلمانانِ کشمیر کے متعلق رفاہ عام کے کام

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانانِ کشمیر کے متعلق رفاہ عام کے جو کام جاری کر رکھے ہیں۔ ان کو مفاد عامہ کے لحاظ سے اس وقت بند کر دینا بھی گذشتہ کئے ہوئے کام کو ضائع کر دینے کے مترادف ہے۔ اور یہ امر ایک مومن کی شان کے بھی شایاں نہیں کہ وہ ایک کام کو جاری کرے۔ اور پھر اسے ادھورا چھوڑ دے۔ پس احباب کو یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ کشمیر کا کام جاری ہے۔ اور اس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔

چونکہ ان ایام میں آمد بہت کم ہو رہی ہے۔ غالباً احمدی احباب نے سمجھ لیا ہے۔ کہ اب کشمیر کے لئے چندہ کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ اس وقت تک احباب کو ادا کرتے رہنا چاہئے۔ جب تک کام ختم نہ ہو۔ اور ایک پائی فی روپیہ ماہوار چندہ ادا کرنا کوئی زیادہ بوجھ نہیں ہے۔ حضور فرماتے ہیں "کشمیر کے کام کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت کو غلطی لگی ہے کہ وہ ختم ہو گیا۔ حالانکہ وہ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ جاری ہے۔ مسلمانان کشمیر کے متعلق رفاہ عام کے کام جاری ہیں۔ پھر کچھ تنظیم کا کام کرتے رہے ہیں۔ وہ بھی جاری ہیں۔ اور جاری رہنا چاہئے۔ کیونکہ اگر جاری نہ رہا تو اس وقت تک جو کام ہم نے کیا ہے وہ ادھورا رہ جائے گا۔ لیکن یہ بات مومن کی شان کے شایاں نہیں کہ جس کام کو وہ شروع کرے۔ اس کو ادھورا چھوڑ دے پس وہ لوگ غلطی میں ہیں جو یہ کہتے ہیں۔ کہ کشمیر کا کام ختم ہو گیا ہے۔ کام اب بھی جاری ہے۔ پھر پچھلے قرضے ہیں ان کا ادا کرنا ضروری ہے۔ پس کشمیر کے لئے چندہ جو نہایت قلیل ہے۔ یعنی ایک پائی فی روپیہ وہ ضرور ادا کرنا چاہئے۔

فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہنے والے دوست جنہوں نے مطالبہ وقف رخصت پر نہایت اخلاص و عقیدت سے اپنے آپ کو پیش کیا۔ براہ مہربانی نوٹ فرمائیں کہ جب وہ دفتر ہذا سے خط و کتابت کریں۔ تو اپنا پتہ مکمل اور خوشخط تحریر فرمایا کریں۔

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے۔ ماہواری درد سے آتے ہیں۔ یا ماہواری بے قاعدہ ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ سر درد کمر درد کرتا رہتا ہے کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ قبض رہتی ہے پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے۔ تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا بنام راحت سے فائدہ اٹھائیں۔ جس سے سینکڑوں میری بہنیں فائدہ حاصل کر چکی ہیں قیمت مکمل خوراک دو روپے (للعہ) محصول ۱/ کل ۲/

میرا پتہ:۔ انچارج نجم النساء بیگم احمدی شاہدرہ۔ لاہور

335

اخبار احسانؔ کی ایک غلط بیانی کی مفصل تردید

گزشتہ دنوں اخبار احسانؔ کے کسی پرچہ میں میرے متعلق ایک شرارت آمیز غلط خبر شائع کی گئی تھی جسکی تردید گو اسی وقت کر دی گئی تھی۔ مگر وہ مفصل نہ تھی۔ اس لئے اب میں کسی قدر وضاحت کے ساتھ اس کی تردید کرتا ہوں۔

اخبار احسانؔ نے اس غلط خبر کی اشاعت میں اپنی اس بدباطنی اور معاندانہ روش کا ثبوت دیا ہے۔ جو اس کی ابتدا سے خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف بے بنیاد اور دروغ آمیز خبروں کی اشاعت کی صورت میں چلی آرہی ہے۔ اگر اس میں امانت و دیانت کا ایک ذرہ بھی باقی ہے۔ تو وہ اپنی اس دروغگوئی کا ثبوت دے یا کھلے الفاظ میں اس کی تردید کرے۔ اگر اس نے ان ہر دو صورتوں میں سے کوئی بھی اختیار نہ کی۔ تو اس کی شرافت کا یہ ایک اور نمونہ قائم ہو جائیگا۔

میں خدا تعالےٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی ہوں۔ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ دعاوی پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور آپ کے قائم کردہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خدا تعالیٰ کا قائم کردہ روحانی سلسلہ سمجھتا ہوں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خلیفہ برحق اور آپ کی ذات بابرکات کو معاندین کے جملہ اتہامات سے پاک اور زمانہ موجودہ کا مطاع کامل تصور کرتا ہوں۔ اور آپ کی اطاعت میں سعادت دارین یقین کرتا ہوں۔ اور آپ کے دامن سے علیحدہ ہونیوالوں کو گمراہ اور حق سے دور سمجھتا ہوں۔ اور ان سے دلی نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے تادم آخر اسی پر قائم و ثابت رکھے۔ آمین۔ ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

خاکسار:۔ عبدالرحیم خان عادل مولوی فاضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(دوائی اٹھرا)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تپ بچپن۔ ورد پسلی۔ یا نمونیہ ام الصبیان پیر چھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھپاکی خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین رضؓ صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱؎ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

AMRAT BUTI REGD

امرت بوٹی رجسٹرڈ

سینکڑوں بندگان خدا اور مایوس مریض غلط کار نوجوان اس بنگالی دوا سے مستفید ہو رہے ہیں۔ دھات۔ جریان۔ کثرت احتلام سرعت کی بیماری کو جڑھ سے اکھاڑ ڈالتی ہے۔ برین ٹانک۔ دافع بواسیر ہے۔ وزن کو بڑھاتی ہے۔ تازہ خون پیدا کرتی ہے۔

۱۰۰ گولی کی شیشی مع امرت طلاء ۲/۱۲/۰ - ۵۰ گولی کی شیشی بغیر امرت طلاء ۱۲؎ امرت طلاء شیشی کلاں ۱۲؎ خورد ۸؎

منیجر احمدیہ یونانی فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمیٰ جلبو ولد ملک کرم علی ولد مانک ذات پنڑا ساکنہ چک ۲۲۲ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۲/۳/۳۷ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۸/۲/۳۷ء دستخط خانبہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمیٰ سکھدیال ولد امیر چند ذات اہضانی ساکنہ کوٹ سکھا تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۲/۳/۳۷ء مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۵/۲/۳۷ء دستخط خانبہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمیٰ نہادری ولد نہاب ذات مصلی سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۲/۳/۳۷ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۸/۲/۳۷ء دستخط خانبہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمیٰ خان ولد قادر ذات ماچھی سکنہ دلوکہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۲/۳/۳۷ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۷/۲/۳۷ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمیٰ ہیمراج ولد موہن رام ذات ددھوا سکنہ پارلوالہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۲/۳/۳۷ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۵/۲/۳۷ دستخط خانبہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

سینٹ جین ڈی لوز ۲۹ اگست بندرگاہ گجان میں دو ادر برطانوی جہازوں پر بمباری کی گئی۔ اس ہفتہ میں برطانوی جہازوں پر حملہ کا یہ تیسرا واقعہ ہے جس وقت ان جہازوں پر بم گرے۔ شہر پر زبردست فضائی حملہ کیا جا رہا تھا۔

شیخوپورہ ۲۹ر اگست کل جنڈیالہ شیرخان میں سکھوں نے جو جنگی دیوان منعقد کیا وہ سکھ مسلم فساد پر منتج ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۰ ہزار سکھ اس گاؤں میں دیوان منعقد کرنے کے لئے جمع ہو گئے۔ دوسری طرف سے ۲ ہزار کے قریب مسلمان بھی آ گئے چند مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان لڑائی ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں تین مسلمان اور ایک سکھ ہلاک ہوا۔

جموں ۲۹ر اگست مسٹر ایم ایس اینے۔ اور پنڈت کرشن کانت مالویہ آج یہاں پہنچے ان کی زیر ہدایت ہندوؤں نے موجودہ شورش کے سلسلہ میں ہر قسم کے مظاہرے ملتوی کر دئیے ہیں۔ دونوں نے شورش کے رہنماؤں سے تبادلۂ خیالات کیا بعد میں انہوں نے گورنر جموں سے ملاقات کی۔ غیر سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ شورش کے خاتمہ کی توقع پیدا ہو گئی ہے۔

راولپنڈی ۲۹ر اگست اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۴۲ اشخاص کی طرف سے جنہیں دوتل نالہ پر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کیمبل پور نے سزا دی تھی ہائی کورٹ میں اپیل کی جا رہی ہے

لنڈن ۲۹ر اگست مجلس عدم مداخلت نے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ عدم مداخلت بورڈ کی اس تجویز کو کہ ہسپانیہ کے سواحل کی از سر نو نگرانی کی جائے متعلقہ حکومتوں کو بھیجی جائے۔ اور ان کے جوابات پر آئندہ اجلاس میں جو ۱۵ ستمبر کو منعقد ہوگا۔ غور کیا جائے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بمبئی ۲۹ر اگست معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے قانون کے مطابق ہندوستان کے والیان ریاست کو جو یہ رعایت حاصل تھی۔ کہ غیر ممالک سے واپسی پر بندرگاہ کے افسران کے سامان کی تلاشی نہ لیا کریں گے اسے منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اور اب افسران محاصل کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جب چاہیں والیان ریاست کے ذاتی مال کی تلاشی لے لیا کریں۔

کلکتہ ۲۹ر اگست حکومت بنگال کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ حکومت کو سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ افواہ کہ انڈیمان میں کسی بھوک ہڑتالی یا دیگر بنگالی اسیر کی موت واقع ہو گئی ہے بالکل غلط ہے۔

شملہ ۲۹ر اگست ایک کمیونک شائع ہوا ہے کہ حکومت ہند کو اطلاع دی گئی ہے کہ دیولی کیمپ میں بھوک ہڑتالی نظربندوں کی تعداد اب ۱۶۶ ہے یہ تعداد ۱۲ر اگست کو ۲۰۰ تھی۔ دو بھوک ہڑتالی شدید طور پر بیمار ہیں۔

راولپنڈی ۲۹ر اگست بعض ان مسائل کے متعلق جو مصالحت کانفرنس کی سب کمیٹی میں زیر بحث ہیں۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے گوردسنگھ سبھا کو اپنی رائے کے متعلق آگاہ کرنے کے لئے لکھا تھا۔ چنانچہ سبھا نے مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے متعلق ایک قرارداد منظور کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ "ہر وقت مسجد کے سامنے باجہ بجانا سکھوں کا پیدائشی حق ہے اور وہ نسلاً بعد نسلٍ ایسا کرتے آئے ہیں۔ اور آئندہ بھی کسی قیمت پر اس حق سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں۔"

سالیمینکا ۲۹ر اگست معلوم ہوا ہے کہ جنرل فرانکو کی افواج سانٹینڈر میں داخل ہو گئی ہیں۔ کل حکومت کے کمانڈروں نے شہر کے مضافات میں ایک پہاڑی پر کھڑے ہو کر سانٹینڈر کو فوج کے حوالہ کر دیا۔ اسی طرح اب ایک اور صوبہ باغیوں کے ہاتھ آ گیا ہے۔ سائینور مسولینی اور جنرل فرانکو کے درمیان مبارکباد کے پیغامات کا تبادلہ ہوا ہے۔ ایک اطالوی سرکاری بیان مظہر ہے کہ سانٹنڈر کی جنگ میں اطالوی رضاکار فوج کے ۱۶ افسر اور ۳۲۵ سپاہی ہلاک اور ۶۰ افسر اور ۱۱۶۱ افراد زخمی ہوئے ہیں۔

پورٹ لوئیس ۲۹ر اگست ماریشس میں فسادات پھر رونما ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ فسادیوں اور پولیس کے درمیان تصادمات کے نتیجہ میں کئی اشخاص ہلاک و زخمی ہو چکے ہیں۔ مفسدہ پسند لوگ جنوبی اضلاع کی طرف کوچ کر رہے ہیں اور بید کے کھیتوں اور ہندوستانیوں کی جھونپڑیوں کو آگ لگا رہے ہیں۔ کھانڈ کے کارخانجات کے مزدوروں کو مجبور کیا گیا ہے کہ وہ کام ترک کر دیں۔

لنڈن ۲۹ر اگست برطانی دفتر خارجہ نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔ "ملک معظم کی حکومت کو یہ خبر سن کر سخت قلق ہوا ہے کہ برطانی سفیر مقیم چین پر آتشباری کی گئی اطلاعات سے ظاہر ہے کہ سفیر مذکور کی موٹر کار پر اس وقت برطانی جھنڈا لہرا رہا تھا سفیر کو شدید زخم آئے اور اس وقت وہ شنگھائی کے ہسپتال میں ہے" معلوم ہوا ہے کہ حکومت تحقیقات کے بعد جاپانیوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جاپانی اخبارات سفیر کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور دفتر خارجہ کے ایک نمائندہ نے بیان شائع کیا ہے کہ مقامی جاپانی حکام اس افسوسناک واقعہ کی تحقیقات کر رہے ہیں۔

امرتسر ۲۸ر اگست گیہوں حاضر ۳ روپے ۱۲ آنے ۶ پائی نخود ۲ روپے ۶ آنے ۳ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۲ آنے ۶ پائی۔ چاندی دیسی ۵۰ روپے ۸ آنے ململ ۶۲۶۳ (۳۱ گز) ۴ روپے ۱۰ آنے ۹۰۶۲۶ ۴ روپے ۵ آنے ۱۳-۱۲ ۱ روپے ۱۲ آنے لٹھا جاپانی ۱۲ روپے ۱۵ آنے ۶ پائی۔ آرہ۔ ۱۲ روپے ۶ آنے۔ ڈی ۱۔ ۱۶ روپے ۱۲ آنے ۴۰۰ - ۱۷ روپے ۴ آنے جاقو ۱۲ روپے ۱۴ آنے ہے

لنڈن ۲۹ر اگست اخبار "نیوز کرانیکل" لکھتا ہے کہ حبشہ کی موجودہ صورت حالات سے گھبرا کر اطالویوں کی ایک کثیر تعداد حبشہ کو چھوڑ کر کینیا یا خرطوم اور برطانوی سمالی لینڈ میں چلی گئی ہے۔ یہی اخبار مزید رقمطراز ہے کہ مسولینی نے دو دفعہ سابق شاہ حبشہ کو دعوت دی ہے کہ وہ حبشہ میں اطالیہ کے زیر سایہ حکومت کرے لیکن اس نے دونوں مرتبہ انکار کر دیا۔

جموں ۲۹ر اگست کل دس رضاکاروں کا ایک جتھہ احکام کی خلاف ورزی کے لئے نکلا۔ جسے گرفتار کر لیا گیا۔ گورنر جموں نے ایک کمیونک شائع کیا ہے کہ ۷۵ اشخاص نے جنہیں موجودہ شورش کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ معافی مانگ لی ہے اور انہیں جیل سے رہا کر دیا گیا ہے۔

پٹنہ ۲۹ر اگست گذشتہ ہفتہ میں بہار میں ہیضہ کی وجہ سے ۱۱۸ اموات واقع ہوئیں۔ اسی عرصہ میں چیچک سے ۱۲۱ افراد جاں بحق ہوئے

کلکتہ ۲۹ر اگست پرسوں نماز جمعہ کے بعد جب بنگال اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تو کانگرس پارٹی مسٹر سرت چندر بوس کی زیر قیادت ایوان سے واک آؤٹ کر گئی۔ یہ مظاہرہ انڈیمان کے ایک قیدی کی موت کی افواہ کی بنا پر عمل میں لایا گیا ہے۔

ایبٹ آباد ۲۹ر اگست حکومت سرحد گورنر بااجلاس کی منظوری سے ۶۰ لاکھ روپیہ قرض لے رہی ہے قرضہ ۱۳ اگست

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی